از حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ
ضبط و ترتیب :- قاضی عبدالحلیم کلاچی ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ

طلباء علوم نبوت

درجات اور فرائض

دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی سال کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کی پر حکمت تقریر

> حسب سابق امسال بھی ۱۰ شوال سے دارالعلوم حقانیہ کا جدید داخلہ شروع ہوا ۔ اور ۲۰ شوال تک پوری گہماگہمی کے ساتھ جاری رہا ۔ ۲۵ شوال ۱۳۹۷ھ کو حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ نے دارالحدیث کے وسیع ہال میں تعلیمی سال کا افتتاح فرماتے ہوئے بصیرت افروز پُر مغز خطاب فرمایا ۔ دارالحدیث کا ہال اساتذہ کرام اور طلباء عظام سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا ۔ حضرت مدظلہٗ کی درد و سوز میں ڈوبی ہوئی تقریر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی ۔ تمام سامعین پورے سکون کے ساتھ ہمہ تن گوش بنے ہوئے تھے ۔ یہ تقریر راقم الحروف قاضی عبدالحلیم کلاچوی خادم حقانیہ نے ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے نقل کی ہے ۔ امید ہے قارئین اسے دلچسپی کے ساتھ پڑھیں گے ۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔

محترم بزرگو ! اس افتتاح کو اللہ تبارک وتعالیٰ تمام وابستگان دارالعلوم اساتذہ عظام طلباء کرام اور تمام معاونین کے حق میں بابرکت بنا دے میں بوجہ بیماری کے تقریر کرنے کا اہل نہیں ہوں ۔ صرف خدا کی توفیق پر دو تین باتیں عرض کرتا ہوں ۔

طلباء پر خدا کا احسان | آپ پر اللہ جل جلالہٗ کا بہت فضل اور کرم ہے ۔ فرشتے سیاحین تمام ملک میں رحمت کی تقسیم کیلئے پھرتے ہیں جہاں پر طلباء اور علوم دینیہ کا درس ہو وہاں پر یہ فرشتے آسمانوں تک قطار لگا دیتے ہیں ۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو رحمت ان طلباء پر آسمانوں سے برستی ہے ۔ ہم بھی اس کے میزاب اس کے طریق اور اس کے راستہ میں بیٹھ جائیں ۔

حق و باطل کی جنگ | دنیا کا نظام ابتداء سے جو روانہ ہے مجموعہ متضاد ہے خیر اور شر حق اور باطل یہ دو نظام ہیں دو سلسلے ہیں دو زنجیریں ہیں جیسے ظلمت اور نور رات سیاہ ہے دن منوّر ہے ۔ ابتداء عالم سے اسی طرح تقسیم ہے ۔ اسی طرح حق اور باطل کا ٹکراؤ حق اور باطل کی موجودگی ابتداء عالم سے

ہے ۔ یہ نظام اب بھی موجود ہے ۔ حق کے مقابلہ میں اہل خیر کے مقابلہ میں شر

انسان دو قسم کے ہیں انسانوں میں دو قسم کے لوگ ہیں ۔ ایک نے سلسلۂ شر کو پکڑا ہوا ہے ۔ سلسلۂ شر زنا، قتل بے دینی شرک ہے تو کوئی تو اسکی کڑی ہے، ہر شریر آدمی اپنی جگہ میں شرک کی کڑی مضبوط رکھتا ہے اور ایک انسان وہ ہے کہ جس نے سلسلۂ خیر کو اپنایا ہوا ہے ۔ سلسلۂ خیر کی کڑیاں نماز روزہ حج اور زکوٰۃ ہے اور بھی خیر کا سلسلہ بہت وسیع ہے ۔ ہزارہا افراد خیر ہو سکتے ہیں ۔

خیر کی افضل ترین کڑی مگر خیر کے سلسلہ میں اور خیر کی تمام کڑیوں میں خیر کی بہترین کڑی تعلیم تعلم ہے ۔ یہ تمام سے افضل ہے ۔ حتیٰ کہ ایک کتاب میں دیکھا ہے کہ جہاد سے بھی افضل ہے ۔ اس میں بحث ہے کہ جہاد افضل ہے یا علم امام ابوحنیفہؒ علم کو ترجیح دیتے ہیں ۔ ترمذی میں اور حدیث کی دوسری کتب میں آپ پڑھیں گے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تخصیص نہیں کرتے ۔ فرمایا خیرکم یعنی جو بھی ہو جہاں بھی جس وقت بھی ہو جس زمانہ میں بھی ہو وہ بہترین ہے کہ جس کا مشغلہ قرآن مجید کا تعلیم و تعلم ہو قرآن مجید کا سیکھنا اور سکھانا ہو ۔

علوم مدونہ کی تعلیم بھی قرآن کی خدمت ہے ۔ تم جتنے بھی یہاں علوم حاصل کرتے ہو وہ سب قرآن کی تعلیم ہے ۔ اور اس حدیث کے مصداق ہو ۔ اس لئے کہ صرف نحو وغیرہ بھی اس لئے تو پڑھا جاتا ہے کہ قرآن مجید کا اعراب صحیح ہو ۔ منطق بھی قرآن کی خدمت ہے کہ منطق میں صغریٰ کبریٰ طرز دلیل سیکھ لو اور فلسفہ بھی سیکھ لو کہ قرآن مجید کے خلاف فلاسفۂ یونان نے جو کچھ کہا ہے ان کی خرافات کی تردید بھی ملی منطقی اور فلسفی انداز سے کر دو غرض یہ ہے کہ ان سب علوم کا پڑھنا قرآن کی خدمت ہے وہ خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ ۔ میں داخل ہے ۔

حضور اقدسؐ کی دعا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ہے ۔ نضّر اللہ امرأً سمع مقالتی فوعاھا واداھا کما سمعھا او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ تر و تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس آدمی کو جس نے میرا مقالہ سنا اور یاد کر دیا ۔ پھر یہ عام ہے کہ سینہ میں یاد کر دیا یا کتاب میں دونوں کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا شامل ہے ۔ اس دعا کا مصداق آپ کو اور ہم سب کو اللہ تعالیٰ بنا دے ۔ آمین ۔

علماء کا مقام بھائیو! خدا کا شکر کرو یہ دور تو فتنوں اور الحاد کا ہے ۔ ہم طلباء کی معاشی زندگی متوسط عوام سے اچھی ہے ۔ عوام صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک سرپٹ دوڑتے ہیں اور بمشکل روٹی کماتے ہیں ۔ اور جو علم اور حدیث کے شائقین ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے تیار مطبخ دیا ہے

تیار روٹی اور سالن ملتا ہے۔ صرف یہ نہیں طلباء علماء محدث کی قدر و منزلت لوگوں کے دلوں میں ہے اور یہ تو طلباء علماء محدثین کا ظاہری مرتبہ ہے۔ اصل قدر و منزلت تو آخرت میں ہو گی۔

دیکھو امام بخاریؒ جس وقت وفات ہوئے ان کے قبر مبارک سے مشک و عنبر سے بھی بہترین خوشبو آنے لگی۔ لوگ مٹی لے جانے لگے۔ شام تک امام بخاریؒ کی قبر ایک گڑھا بن جاتی، چھ ماہ تک یہ کیفیت جاری رہی اس کے بعد امام بخاریؒ کے متعلقین نے یہ دعا کی کہ یا اللہ امام بخاریؒ کی اس کرامت کو مخفی فرما دیا جائے۔

تو یہ کیا ہے۔ یہ نضر اللہ امرأً والی دعا ہے۔ جو مقبول ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا یا اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما دے صحابہؓ نے دریافت کیا آپ کے خلفاء کیا ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلفاء وہ لوگ ہیں جو حدیث پڑھیں اور لوگوں کو پڑھائیں۔

حدیث شریف میں علماء کا مقام | بخاری شریف میں آپ پڑھیں گے کہ العلماء ورثة الانبیاء یہ مقام طلباء اور علماء کا کتنا اونچا ہے۔ معمولی بات نہیں یہ وارث الانبیاء ہیں وراثت اس چیز میں چلتی ہے۔ جو مخصوص ہو اس کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص چیز کیا ہے وہ وحی ہے، متلو ہو یا غیر متلو جو قرآن میں اور کتب احادیث میں موجود ہے۔ بہرحال بہت بڑا انعام ہے۔ جو آپ کو ملا ہے۔

علماء کی ذمہ داری | اب میں اتنا عرض کروں گا کہ فضیلت کے لحاظ سے تو مقام بہت اونچا ہے۔ اب یہ صحیح طور پر آپ اس کے مصداق تب ہوں گے کہ تمام طرز و طریقہ نشست و برخاست کھانا پینا سونا جاگنا پیغمبر کی طرح ہو کیونکہ آپ وارث الانبیاء ہیں۔

اہل مکہ کی اصلاح | اہل مکہ کی حالت آپ کو معلوم ہے کہ کیا تھی مگر اصلاح اس طرح ہوئی کہ فرمایا اصحابی کالنجوم آسمان کے ستارے ہو گئے تو جب آپ لوگ انبیاء کے وارث ہیں تو آپ کا کام بھی لوگوں کی اصلاح کرنا ہو گا ـــــــ نبی کے ورثاء کو ہر بات میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اتباع کرنا ہو گا جنگ احد میں نبیؐ کے دانت مبارک شہید ہوئے تو آپ نے اصلاح یہ فرمائی کہ بجائے غصہ ہونے کے فرمایا، اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ ہم کو تو کوئی گالی دے ہم پتھر اٹھاتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین اصلاح کا نتیجہ تھا کہ یہ جو شرک کے بڑے ستون تھے۔ جب اسلام میں داخل ہوئے تو اسلام کے عظیم راہنما بن گئے ایک لاکھ سے زیادہ صحابہؓ کی مقدس جماعت پیدا ہو گئی اور تمام دنیا میں اسلام کا بول بالا کیا۔ یہ کابل اور پاکستان میرے خیال میں ابو داؤد شریف میں آجائے گا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فتح ہوا ہے۔

صحابہؓ کا مقام | صحابہؓ کا مقام بہت بلند ہے۔ مکہ کے کفار سردار جمع ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ ہم آپ کی باتیں سننے کا ارادہ رکھتے ہیں، لیکن یہ شرم کی بات ہے کہ یہ دور دراز کے غریب لوگ یہ حبش کے رہنے والے یہ پھٹے پرانے کپڑوں والے لوگ بھی بیٹھیں اور ہم بھی، ان کے لئے علیحدہ وقت مقرر ہو اور ہمارے لئے علیحدہ۔ یہ مطالبہ تھا سرداران مکہ کا

اللہ کی نظر میں صحابہؓ کی بہت بڑی شان ہے۔ جہاں صحابی کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے تو وہاں اللہ نے ان کی توصیف کی ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا الخ۔ دیکھو ذکر چھیڑا تو سارا رکوع تعریف میں لگا دیا صحابہؓ کی قربانیوں کے پیش نظر اللہ نے فرمایا کہ سرداران قریش کے مطالبہ کو ٹھکرا دو اور واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشی۔ جو لوگ صبح و شام اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کی درسگاہ میں بیٹھ جاؤ بڑے لوگ اس درسگاہ میں ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو بیٹھ جائیں، نہیں بیٹھتے تو نہ بیٹھیں۔

امام بخاریؒ کی نظر میں علم کا مقام | امام بخاریؒ کا اللہ تعالیٰ درجہ بلند کر دے، بخارا کا امیر کہتا ہے میرے پاس تشریف لاؤ اور مجھے حدیث پڑھاؤ، امام صاحبؒ نے جواب میں فرمایا علم لوگوں کے دروازوں پہ نہیں جایا کرتا، لوگ علم کے دروازہ پر آتے ہیں، پھر کہا کہ میرا شہزادہ آپ کے پاس آئے گا مگر دوسرے طلباء کے علاوہ اس کو خصوصی وقت دو، آپ نے جواب میں فرمایا یہ رحمت خداوندی ہے اس میں تخصیص نہیں جب سبق شروع ہو جاتا ہے تو امیر و غریب تمام اس میں بلا امتیاز شریک ہو سکتے ہیں۔ آپ اور ہم کو بھی ان روایات کو باقی رکھنا ہوگا۔ تب وارث الانبیاء ہوں گے۔ آقا کے طرز پر چلیں گے کیونکہ ہم تو غلام ہیں سنت کی ایسی پیروی کرنی چاہیئے کہ دیکھنے والا تعجب میں پڑے۔

جنید بغدادیؒ کا شوق سنت | حضرت جنید بغدادی مرض الوفات میں ہیں وضو بھی شاگرد کرا رہا ہے کہ خلال باقی رہ گیا۔ آپ کی انگلیاں کشادہ تھیں منضم نہ تھیں کہ خلال واجب ہو بلکہ خلال مستحب تھا لیکن فرمایا کہ میرا وضو دوبارہ کرا دو، شاگرد نے کہا کہ خلال تو مستحب ہے۔ فرمایا مستحب کے آداب کی وجہ سے تو اس مقام تک پہنچا ہوں اور اب اللہ سے ملنے والا ہوں۔ تو اگر اللہ پوچھے کہ مستحب کو آخر میں کیوں چھوڑا تو کیا جواب دوں گا۔

مسلمانی کا لیبل | ان لوگوں کا یہ حال تھا اور ہم تو بڑی سی بڑی چیز کا بھی لحاظ نہیں کرتے ہر دکان پہ ایک بورڈ ہوتا ہے، یہ داڑھی بورڈ ہے مسلمانی کا۔ تو مسلمان کی مسلمانی کی نشانی داڑھی ہے کتابوں میں ہے کہ داڑھی کا منڈانا یا قبضہ سے کم قینچی کرنا دونوں کا ایک حکم ہے دونوں فاسق ہیں ـــــ پھر طلباء کو

تو خاص خیال رکھنا ہے۔ والدین نے آپ کو اپنی خدمت سے معاف کر دیا قوم قبیلہ چھڑا دیا۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ یہ دین کے محافظ ہیں۔ الحاد زندقہ وغیرہ علمی فتنوں کا مقابلہ کریں گے۔ پرویز کے تبعین کا مقابلہ کریں گے کہ حدیث حجت ہے اگر آپ خود اسکی مخالفت کریں تو پرویز کہے گا کہ خود تو مانتا نہیں اور میرے اوپر منواتا ہے۔

اتباع سنت اتباع سنت صرف نماز روزہ میں نہیں ہے، تمام زندگی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دیکھنا ہوگا۔ دنیا آج امام بخاریؒ اور امام ابوحنیفہؒ کی عزت اس لئے کرتی ہے کہ وہ حضورؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا تھے۔ دنیا حقیر چیز ہے اس کیلئے بھی محنت کرتے ہیں۔ تو اتباع سنت کیلئے تو بہت ہی کوشش کرنی ہوگی ورنہ دنیا کا تو یہ حال ہے کہ کل بھٹو کی قدر تھی، کل کہتا تھا کہ میری طرح دوسرا نہیں آج پابجولاں ہے۔

قارون کا انجام دنیا تو قارون کی بہت زیادہ تھی، ابھی قاری صاحب نے تلاوت فرمائی کہ انہ لذو حظ عظیم۔ بڑی دولت تھی، لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ فخسفنا بہ وبدارہ الارض۔ زمین اس کو نگل گئی اور امام بخاریؒ نے اتباع سنت کیا، تو چھ ماہ تک قبر سے خوشبو آتی رہی، یہ حضورؐ کی یہ دعا رہے کہ نضر اللہ امرأ۔ جس نے بھی دین کی خدمت کی ہے، اللہ نے ہمیشہ اسے آباد رکھا ہے۔

ادب و احترام شیخ بھائیو! اس نعمت عظمیٰ کے حاصل کرنے کیلئے ادب بہت ضروری ہے کتابوں کا اساتذہ کا مدرسہ کے خدامؔ کا دل میں ادب و احترام رہے۔ حصول علم وحصول فیض کے لئے ضروری ہے کہ یا تو استاد کے عاشق بن جاؤ یا استاد کے معشوق بن جاؤ۔ یا تم کسی کو اپنے دل میں جگہ دیدو یا کسی کے دل میں اپنی جگہ پیدا کر دو۔ اخلاص للہیت ادب و احترام میں اگر کمی ہوگی تو پھر کامیابی مشکل ہے۔

مدرسہ کی حقیر خدمات اس میں شک نہیں کہ اس دارالعلوم کے ساتھ اور اسی طرح دیگر مدارس کے ساتھ حکومت کی کوئی امداد نہیں ہے۔ یہ خدا کے فضل اور عوام کے چندوں پر چلتے ہیں مدرسہ سے آپ کی جو حقیر خدمت ہوسکتی ہے، اس میں کوتاہی نہ کی جائے گی آپ کو یہ خیال کرنا ہوگا کہ یہ آپ کا اپنا ہی گھر ہے اور گھر میں انسان ہر قسم کی مشکلات برداشت کرتا ہے، تو یہاں بھی آپ کو للہیت اخلاص حوصلہ سے کام لینا ہوگا۔ اور خدا نہ کرے اگر کوئی تکلیف آئے بھی تو خندہ پیشانی سے اسے قبول کرنا ہوگا۔

طلباء کی کثرت آپ دیکھتے ہیں طلباء کثیر تعداد میں ہیں، اب کمروں میں گنجائش نہیں مساجد میں بھی جگہ نہیں اگر ممکن ہو اور مساجد میں کوئی گنجائش نکل سکے تو مساجد کے ساتھی، یہ قربانی برداشت کریں اور ساتھیوں کو جگہ دیں انشاء اللہ گنجائش بھی ہو جائے گی اور ویؤثرون علی انفسہم۔ پر بھی عمل ہوگا، ایثار

کا جذبہ بھی پیدا ہوگا، اور ایثار پھر طبیعت ثانیہ بن جائے گا۔ اور بعد میں پھر ایثار کرنے پر تکلیف بھی محسوس نہ ہوگی۔

طلباء کے ساتھ عظیم شفقت خدا کی قسم اگر میری بس میں ہوتا، میری طاقت ہوتی اور گنجائش نکل سکتی تو میں ایک کم سن طالب علم کو بھی جواب نہ دیتا، لیکن کیا کیا جائے وسائل محدود ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسباب پیدا فرما دے۔

وقت کا تقاضا خط و کتابت اور تجوید و قرأت اس دور میں بہت ضروری ہے آپ کتب کے ساتھ ساتھ یہ سلسلہ بھی قائم رکھیں، ایک طالب علم کابل سے آیا تو والد نے یا کسی اور نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو تو کہا انہ قابل آمدم۔ اس نے کہا کہ آپ کا امتحان ہوگیا۔ آپ کا علم معلوم ہوگیا علم شمارا از قاف قابل شناختم۔ آپ جب گھر جائیں گے تو نماز پڑھانی ہوگی، تقریر بھی کرنی ہوگی، تو ان چیزوں کا خصوصیت سے خیال رکھا جائے۔ قاری صاحب مدرسہ میں آپ کی خدمت کیلئے موجود ہے، آپ ان سے استفادہ حاصل کریں۔

آخری نصیحت بھائیو! ان چیزوں کے ساتھ ساتھ تزکیۂ نفس بہت ضروری ہے۔ اخلاق ذمیمہ سے متنفر ہو جاؤ۔ ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم۔ تزکیہ ایک مستقل چیز ہے، قلب کے اوصاف ذمیمہ بدن کے افعال قبیحہ و ذمیمہ کو ختم کرنا یہ تزکیہ ہے قلب کی مثال برتن کی ہے اگر برتن میں گندگی ہو اور آپ اس میں شہد گھی بھی ڈال دیں تو پلید ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض طلباء معاذ اللہ دیوبند کے بھی قادیانی ہوگئے۔ ظرف جب پلید ہوتا ہے تو مظروف بھی پلید ہو جاتا ہے۔ حسد کبر بڑائی یہ تمام دل سے نکال دو۔ آپس میں خلوص محبت اور ہمدردی کے ساتھ رہو، جھگڑے جو ہوتے ہیں وہ زر زن زمین کے اشتراک کیوجہ سے ہوتے ہیں۔ طلباء میں ان چیزوں کا اشتراک نہیں، پھر جھگڑنے کا کیا معنی ہے، چاہیے کہ ہم ایک دوسرے پر اپنے آپ کو قربان کریں۔

نماز کا خیال رکھو نماز کا پورا خیال رکھا جائے ہم پر حج زکوٰۃ نہیں ہے، اسلام کا یہی ایک عمل ہے۔ اور وہ نماز ہے۔ اگر یہ بھی معاذ اللہ ختم ہو جائے یا اس میں سستی آجائے تو پھر کیا باقی رہ گیا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔